! بُری اور فضول باتوں سے زبان کی حفاظت کیجیے

(486 شفیق الرحمن (شمارہ

دنیا میں جھگڑے اور فسادات زیادہ تر زبان کی بے احتیاطیوں اور بے باکیوں ہی سے پیدا ہوتے ہیں اور جو بڑے بڑے گناہ آدمیوں سے بکثرت سرزد ہوتے ہیں ان کا تعلق بھی بیشتر زبان سے ہوتا ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ اس کی بڑی تاکید فرماتے تھے کہ زبان کو قابو میں رکھا جائے اور ہر قسم کی بُری باتوں سے بلکہ بے ضرورت اور بے فائدہ باتیں کرنے سے بھی زبان کو روکا جائے اور جب بات کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہ ہو اور بات سے کسی خیر اور نفع کی اُمید نہ ہو تو خاموش ہی رہا جائے۔ یہ تعلیم رسول اللہ ﷺ کی اہم تعلیمات میں سے ہے جن پر آپ ﷺ نے نجات کا دار مدار بتلایا ہے اور بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز، روزہ، حج اور جہاد جیسی عبادات کی نورانیت اور ان کا حسن و قبول بھی زبان کی اسی احتیاط پر موقوف ہے۔

زیادہ خطرناک کیا ہے؟

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: حضرت! میرے بارے میں جن باتوں کا حضور کو خطرہ ہو سکتا ہے، ان میں زیادہ خطرناک اور خوف ناک کیا ہے؟ حضرت سفیانؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی (زبان مبارک کو پکڑ کے فرمایا: سب سے زیادہ خطرہ اس سے ہے۔ (جامع ترمذی

مطلب یہ ہے کہ تم سے کسی اور برائی کا زیادہ خطرہ نہیں ہے، البتہ یہ خطرہ ہے کہ تمہاری زبان بیجا چلے، لہٰذا اس کے بارے میں ہوشیار اور محتاط رہو۔ ہو سکتا ہے کہ سوال کرنے والے سفیان بن عبداللہ ثقفی کی زبان میں کچھ تیزی ہو، اس لئے (حضور ﷺ نے ان سے یہ فرمایا ہو۔ (واللہ اعلم

جو چُپ رہا وہ نجات پا گیا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چُپ رہا وہ نجات (پا گیا۔ (مسند احمد

مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے بری باتوں اور فضول باتوں سے زبان کو روکا، وہ ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچ گیا۔
حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آدمی جہنم میں زیادہ تر زبان ہی کی بیباکیوں کی وجہ سے اوندھے منہ گرائے جائیں گے۔

نجات حاصل کرنے کا گر

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ حضرت (مجھے بتادیجئے کہ) نجات حاصل کرنے کا گر کیا ہے (اور نجات حاصل کرنے کے لئے مجھے کیا کیا کام کرنے چاہئیں؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان پر قابو رکھو (وہ بے جا نہ چلے) اور چاہئے کہ تمہارے گھر میں تمہارے لئے گنجائش ہو اور اپنے (گناہوں پر اللہ کے حضور میں رویا کرو۔ (جامع ترمذی

زبان پر قابو رکھنے اور گناہوں پر رونے کا مطلب تو ظاہر ہے لیکن ان دو کے علاوہ تیسری نصیحت جو آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمائی کہ "تمہارے گھر میں تمہارے لئے گنجائش ہونی چاہئے۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ جب باہر کوئی کام نہ ہو تو آوارہ گردوں اور بے فکروں کی طرح باہر نہ گھوما کرو، بلکہ اپنے گھر میں اور بال بچوں میں رہ کر گھر کے کام کاج دیکھا کرو اور اللہ تعالٰی کی عبادت کیا کرو! تجربہ شاہد ہے کہ بے ضرورت باہر گھومنا سینکڑوں برائیوں اور فتنوں کا سبب بن جاتا ہے۔

دو اچھی خصلتیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایسی دو خصلتیں بتادوں جو پیٹھ پر بہت ہلکی ہیں (ان کے اختیار کرنے میں آدمی پر کچھ زیادہ بوجھ نہیں پڑتا) اور اللہ تعالٰی کی میزان میں وہ بہت بھاری ہوں گی؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ دونوں خصلتیں ضرور بتلادیجئے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زیادہ خاموش رہنے کی عادت اور حسن اخلاق۔ قسم ہے اُس پاک ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میں (محمد ﷺ) کی جان ہے، مخلوقات کے اعمال میں یہ دونوں چیزیں بے مثل ہیں۔ (شعب الایمان (للبیہقی

زیادہ خاموش رہنے کا مطلب یہی ہے کہ بے ضرورت اور نامناسب اور ناپسندیدہ باتوں سے آدمی اپنی زبان روکے رکھے، جس شخص کا یہ طرز عمل ہوگا، قدرتی طور پر کم بولنے والا اور زیادہ خاموش رہنے والا ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس دنیا میں سب سے زیادہ بولنے کی ضرورت تھی کہ قیامت تک پیدا ہونے والے انسانوں کیلئے آپ ﷺ کو ہدایات دینی تھیں اور آپ ﷺ اس ضرورت سے بولنے میں کوئی کمی نہ کرتے تھے۔ بتانے کی ہر چھوٹی بڑی بات بتلاتے تھے، لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ کے دیکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے آپ ﷺ کا حال یہ بیان فرمایا کہ "كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ طَوِيْلَ الصَّمْتِ" (رسول اللہ ﷺ ۔(بہت زیادہ خاموش رہتے تھے

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ''وَلَا یَتَکَلَّمَ اِلَّا فِیمَا یَرْجُوْ ثَوَابَہ'' (آپ ﷺ صرف وہی بات کرتے تھے جس پر آپ ﷺ کو ثواب کی اُمید ہوتی تھی)۔

زبان کی حفاظت سے جنت کا وارث بن جایئے

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ذمہ لے لے اپنی زبان اور اپنی شرم گاہ کا (کہ یہ دونوں غلط استعمال نہ ہوں گی) میں اُس کے لئے ذمہ داری لیتا ہوں جنت کی۔ (بخاری)

انسانی اعضاء میں زبان کے علاوہ غلط استعمال سے جس عضو کی حفاظت کو خاص اہمیت حاصل ہے وہ انسان کی شرم گاہ ہے۔ اس لئے اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ جو بندہ اس کا ذمہ لے لے کہ وہ غلط استعمال سے اپنی زبان کی بھی حفاظت کرے گا اور شہوت نفس کی بھی اور انہیں خدا کے احکام کا پابند رکھے گا، میں اس کیلئے اللہ تعالٰی کی طرف سے جنت کا ذمہ لے سکتا ہوں۔

یہاں یہ بات بھی ملحوظ رہنی چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ کے اس قسم کے ارشادات مبارک کے مخاطب وہ اہل ایمان ہوتے تھے جو آپ ہی کی تعلیم و تلقین سے اس بنیادی حقیقت کو جان چکے تھے، کہ اس قسم کے وعدوں کا تعلق صرف اُن لوگوں سے ہے جو صاحب ایمان اور ایمان کے بنیاری مطالبات کو بھی ادا کرتے ہوں۔